رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

[illegible]ستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اکیلا اخبار

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

جلد ۱۹

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے (۳)

" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/۱)

" سالانہ سرپرستوں سے دس روپے (۱۰)

" امراء سے

چندہ " غیر ممالک

مقاصد

۱۔ اسلام کی خوبیوں [illegible]
دیگر مذاہب پر [illegible]

۲۔ سکھوں اور آریوں [illegible]
کے اہم فرائض [illegible]

۳۔ دیگر مذاہب کے حملے [illegible]

۴۔ راعی اور رعایا [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

Jal wandi Kanwan

موتی سرمہ کی دہوم مچ گئی

آپکو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے۔ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

جناب ملک مولا بخش صاحب کلرک آف کورٹ حصار سے لکھتے ہیں کہ:۔

پچھلے سال میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدد آرام جاتا۔ تو واپس آجاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی تھی۔ اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ دوسرے ڈاکٹر صاحب نے تجویز فرمایا کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ میر محمد اسحاق صاحب کے سارٹیفکیٹ کی وجہ سے جو درج اخبار ہوا تھا۔ میرا خیال ہوا کہ آپکا موتی سرمہ بھی استعمال کروا کر دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اسکے چند ہی روز کے استعمال سے تکلیف رفع ہوگئی۔ اور اب وہ بغیر عینک باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک ستائیس آنہ

ملنے کا پتہ۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن آپکو کیا فائدہ دیگی

(۱) موسمی عوارض بخار و نزلہ زکام و کھانسی وغیرہ سے آپ کی حفاظت کریگی (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائے گی۔ (۳) دل و دماغ کو تقویت دیگی۔ (۴) گندے خون کو صاف اور عمدہ خون کو پیدا کریگی (۵) جسم کو چست بنائیگی۔ (۶) دل میں نئی امنگ (۷) اعضاء میں نئی ترنگ۔ (۸) اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی (۹) معدہ کو تقویت دے گی۔ (۱۰) اگر آپ جوان ہیں تو آپکی جوانی کی حفاظت کریگی۔ (۱۱) اگر کمزور ہیں تو آپکو زور آور بنائیگی۔ (۱۲) اگر آپ زود رنج ہیں تو پہر آپکو تنومند کرے گی۔ (۱۳) اگر آپ بوڑہے ہیں۔ تو بڑہاپے کے عوارض سے آپکو بچائیگی

غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکینگے۔ جس سے آپ اور آپکے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کرینگے۔ اور عمدہ صحت پاکر آپ خدا کی عبادت بھی خوب بجا لائیں گے۔ جس سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہوں گے۔ لہذا اگر آپکو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے جسکے بغیر بلا شبہ انسان زندہ در گور ہے۔ تو پھر آپکو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہئے

ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک ۴/ ۔

پتہ ۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

[illegible] الیکٹرک پریس [illegible] میں باہتمام شیخ عبدالمجید پرنٹر کے چھپا۔ اور شیخ محمد یوسف [illegible] قادیان ضلع گورداسپور [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چلو قادیان

KHILAFAT LIBRARY

اگرچہ میرے پاس اسوقت تک سالانہ جلسہ کی تاریخوں کی کوئی باقاعدہ اطلاع تو نہیں پہونچی۔ مگر جلسہ حسب دستور ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہی ہوگا۔

ہمارے اس سالانہ اجتماع میں قریباً تین ہفتے ہی رہ گئے ہیں۔ اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اور ہمارا جو اُن کے ہاتھ بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور حزم سے لگے رہیں۔ آپ کی غرض اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپ کے پاک الفاظ میں یہ تھی۔ کہ "تا ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادہ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۃ الاسلام اکٹھے ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے۔ استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام یہ وہ دونوں پاک اغراض ہیں۔ جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں۔ اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کر کے ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے۔ جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا۔ اسی وقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا انہوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا مگر اس کو ترک کر کے ان کو بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں۔ اور دنیا میں ان کی سلطنت اور انکی شوکت انکی عزت سب کچھ اعلائے کلمۃ الاسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہوگئی پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں۔ جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا کرتے ہیں۔ کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اتنا روپیہ خرچ ہو جائیگا۔ یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آئیں گی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تاکہ تمہارے اندر ایک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے۔ گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھکر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس راہ پر چلایا۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ ہر سال کسقدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو۔ جسپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنیاد ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالےٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضایع نہیں کرتا ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کو چھوڑ کر اور ہر کار رخ کرو تو بے شک تم نے اپنا وقت بھی ضایع کیا۔ اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی۔ مگر کس قدر تم پر خدا کی رحمت ہے۔ کہ اس دینی غرض کو پورا کرنے کیلئے ہمیں اس نے کس قدر اچھا سامان عطا کیا ہے۔ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ادام اللہ فیوضہ کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقع دیا ہے۔ جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکے گا۔ اور دوسری طرف اعلائے کلمۃ الاسلام کی جو عملی صورتیں ہیں۔ ان کے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھکر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیسا اچھا ملتا ہے اور اس طرح پر تمہاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اعلیٰ ہونی چاہئیں۔ کس احسن طریق پر پوری ہو رہی ہیں۔ جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں اور یہاں آنیکے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انہیں سال میں اگر کوئی یہاں تک آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع ہے۔ پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے۔ کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں انکو خوب سمجھنا چاہئے کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت ہوتی چلی جاتی ہے۔ اسکا اثر گو پہلے پہلے واضح طور پر محسوس نہ ہو۔ مگر تھوڑے ہی دنوں میں طبیعت کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اسلئے سال میں ایکبار اس تعلق کو سالانہ اجتماع کے شمولیت کے رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہئے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قایم کیا ہے۔ اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی ذمہ داری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ داری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں۔ کہ اگر ہم خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھرنے کا سامان کر دیں۔ تو ہماری غرض حاصل ہوگئی نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ اب غور کرو کہ اس ذمہ واری کو کہاں تک تم نے سمجھا ہے۔ اور ابھی کونسا حصہ اسکا پورا کیا ہے جو سست ہو گئے ہیں۔ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں۔ ورنہ ایسا نہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھکر خدا انکو الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آوے۔ تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں۔ بہت سے دوست ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہجاتے ہیں۔ میرے دوستو چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو۔ جب تک اس گر کو ہاتھ میں لے کر کام نہ کروگے۔ کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے۔ یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے لئے ایک حقیر چیز ہے۔ کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے ہموطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے۔ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کو ہاتھ سے دیگا۔ تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی مل جائے گا۔ پس جو موقع ملتا ہے اسی غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ کوئی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہوجائے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے کافی روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ اخراجات جلسہ کا تخمینہ بیس ہزار روپیہ سے کم کسی صورت میں نہیں اور یہ انکی ضرورت ہے۔ اور اسے پورا کرنا بھی احمدی جماعت کا فرض ہے

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت میں ایسی روح کا پیدا ہونا بسا غنیمت ہے!

ویسے پوسٹ تو نور پانصدی ہوتا ہے۔ جس میں قریباً ۱۰۰ کا پیال تو اخبارات کے تبادلہ میں جاتی ہے۔ باقی رہے ۴۰۰ لاکھ کوشش کر وان میں سے بمشکل چار سو یا اس سے بھی کم کے وی پی وصول ہوتے ہیں۔ باقی ۷۰ یا ۸۰ ایسے رہ ہی جاتے ہیں جنہیں نا دہند کہیں یا وعدہ شکن یا بے وفا بہرحال وہ جو کچھ ہیں سو ہیں باقی لے دے کر زیادہ سے زیادہ چار صد قیمت ادا کرنے والے ہوئے۔ جن کی قیمت ایکہزار دو صد بنتی ہے۔ برخلاف اس کے ذرا نور کے ماہواری خرچ پر نظر ڈالئے۔ قیمت کاغذ ۴۶ لکھائی ۱۲ طباعت ۱۵ ٹکٹ ۱۰ اعلاوٹس فری ۲ محرر ۱۳ کرایہ دفتر ۱۲ سٹیشنری وغیرہ متفرق ۵ میزان ایک سو بارہ روپے یعنی سالانہ ایک ہزار تین صد چوالیس روپے اور آمد صرف بارہ صد روپیہ بالفاظ دیگر ایک سو چوالیس روپیہ کا نقصان۔ اور ابھی اس میں اڈیٹر کی تنخواہ شامل نہیں کی گئی۔ جو صبح سے لے کر شام تک مرغ بسمل کی طرح لگا رہتا ہے اور اگر اس کی تنخواہ کم از کم ۵۰ ماہوار ہی شامل کر لی جائے۔ تو پھر سالانہ نقصان کی میزان سات سو چوالیس روپے ہو جاتی ہے۔ میرا گذارہ صرف ادویات کی فروخت پر رہا ہے۔ حالانکہ اپنے وقت کا ۱/۳ حصہ تو مجھے اخبار کی تیاری پر دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ جس زمانہ میں اخبار کو ایڈٹ کر رہا ہوں۔ وہ بذات خود بہت محنت کو چاہتا ہے۔ (۱) لیڈر (۲) شذرات۔ شذرات کے لئے غیر مذاہب کے جملہ اخبارات کے حرف حرف کی چھان بین کرنی پڑتی ہے۔ دو یا تین صفحات کا لیڈر لکھنے سے مجھے اسقدر تکلیف نہیں ہوتی۔ بسا اوقات چند سطور کا شذرہ جسقدر تکلیف میں ڈالتا ہے۔ پھر مراسلات اس کے بعد اقتباسات یہ نور کے مستقل ہیڈنگ ہیں جن کے لئے مناسب میٹریل مہیا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جب تک کام کرو خوبی سے کرو ورنہ مت کرو۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھے اخبار پر کس قدر وقت دینا پڑتا ہے جہاں مجھے بلا مبالغہ اپنے وقت کا ۲/۳ حصہ اخبار کی تیاری پر دینا پڑتا ہے وہاں صرف ادویات کے پروپگنڈے وغیرہ کے لئے اپنے وقت کا صرف ۱/۳ حصہ دے سکتا ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود مفید اور موثر ہونے کے بھی ادویات کی ماہواری آمدنی بہت ہی اقل ہے۔ آخر تنگ آ کر جون ۱۹۳۶ء میں میں نے نور کے بند کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور اس ماہ میں ادویات کے پروپگنڈے پر پورا زور دیا۔ حالانکہ یہ زور اخبار کی محنت اور مصروفیت کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ... ذریعہ پروپگنڈے وغیرہ کا خرچ نکال کر قریباً ایک سو روپیہ مجھے بچ رہا۔ حالانکہ یہ ابھی ابتدا تھی اور یہ سلسلہ تو ایسا ہے۔ جس میں کہ انسان ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کما سکتا ہے۔ مگر پروپگنڈا وسیع پیمانہ پر ہو۔ کیونکہ یہ سب پروپگنڈے کا کھیل ہے مگر میں مغموم تھا اس لئے نہیں کہ مجھے آمدن کم ہوئی۔ بلکہ عام نقطہ خیال سے میں تو ایک جھنجھٹ سے چھوٹا۔ ایک تو سر اس نقصان دوسرے مذہبی اخبارات کے ساتھ آجکل قانون جو کچھ سلوک کر رہا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں لاکھ احتیاط کرو آخر انسان ہے۔ لغزش کا ہو جانا ضروری ہے۔ بعض اوقات تو کاتب ہی کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ میرا کاتب حالانکہ ذی علم ہے۔ منشی عالم تک اس کی تعلیم ہے مگر کبھی بار وہ ایسے گل کھلاتا ہے۔ کہ اگر ذرا بھی بے احتیاطی سے کام لیا جائے۔ تو معاملہ کہیں کا کہیں پہنچ جائے فرمایئے اس مفت کی سر دردی کے چھٹکارہ پر کس کو خوشی نہ ہونی چاہیئے۔ مگر میں افسردہ تھا محض اس لئے کہ اس وقت جس سنگدلی اور بیباکی سے ہندوستان میں اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور اسلام جس خطرناک صورت میں اس وقت دشمنوں کے زغہ میں ہے۔ چاہیئے تھا کہ بیسیوں نہیں سینکڑوں کی تعداد میں نور کی طرز کے تبلیغی اخبار جاری ہوتے۔ مگر اب بعض دوستوں کی سرد مہری سے نور بھی بند ہو رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اخبار کے بند کرنے کے بعد کوئی نماز ہی ایسی کبھی ہوگی جس میں میں نے نور کی احیا کے لئے دعا نہ کی ہو۔ آخر اللہ نے میری دعا سن لی ع

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

جناب حکیم میر سعادت علی صاحب کا تار مجھے ملا۔ کہ آپ اخبار کو بند نہ کریں۔ پچاس روپیہ ماہوار کی امداد آپ کو پہنچتی رہے گی۔ چنانچہ اخبار پھر جاری ہو گیا اور الحمدللہ کہ اس وقت تک جاری ہے

مجھے ۲۷ر نومبر ۳۶ء کو جناب میر صاحب کا یہ خط ملا۔

"اخویم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ پرسوں مقامی مجلس مشاورت میں حضرت امیر جماعت نے فرمایا کہ بعض احباب بلا اجازت امیر جماعت یا حضرت خلیفۃ المسیح کے بطور خود جو کسی کو کچھ دیدیا کرتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کا اس طرح کا دینا۔ صرف ان کی ذات کے لئے ہوگا۔ اگر دینے والے کا یہ خیال ہے کہ فلاں شخص مستحق ہے۔ اس لئے میں اس کو دے رہا ہوں۔ تو یہ ان کا خیال غلط ہے۔ کیونکہ اگر سب سے زیادہ کوئی ضرورتوں کو سمجھنے والے ہیں۔ تو وہ ہمارے خلیفہ ہیں۔ ان سے زیادہ ہرگز کوئی نہیں سمجھتا۔ پس آئندہ سے ہر ایک کو یاد رکھنا ہوگا۔ کہ کوئی بھی رقم ہو اس کو حضرت کی خدمت میں روانہ کر کے یہ عرض کر دیا جائے کہ یہ رقم حاضر ہے۔ حضور اس کو قبول فرما کر جس اخبار یا رسالہ یا جس کسی اور مد میں جس کو حضور ضروری خیال فرماویں۔ اور ہم بطور خود کسی کا انتخاب نہ کریں!

چنانچہ اس عاجز نے آج ہی رقم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں روانہ کر کے عرض کر دیا ہے کہ فدوی نے آج تک جو خودرائی سے کام لیا ہے۔ براہ کرم حضور اس کو معاف فرما دیں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی اور مرسلہ رقم کو حضور جس مد میں مناسب خیال فرما دیں عنایت فرما دیں"!

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس خط کو پڑھ کر ہرگز مجھے کوئی ملال نہیں ہوا۔ بلکہ مجھے خوشی ہوئی کہ جماعت میں یہ روح پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے لئے مقامی جماعت کے امیر بلا شبہ مبارک کے مستحق ہیں۔ اور اس سے ڈبل مبارک کے مستحق جناب میر سعادت علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے فوراً لبیک کہا اور میں ان دونوں بھائیوں کے لئے دعا گو ہوں۔ ایک نور کیا اگر ہزاروں نور قربان کر کے بھی جماعت میں یہ روح

پیدا ہوجائے۔ تو سکتی ہے۔ جناب میر صاحب موصوف کے اس فعل نے میرے دل میں ان کے احترام کو اور بھی دوبالا کردیا ہے۔

اب دوست یہ سن کر یقیناً خوش ہوں گے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے میر صاحب موصوف کا یہ ضخیم روپیہ کا عطیہ بدستور خاکسار کے نام ہی جاری رکھا ہے۔ نور پر حضور کی ہمیشہ نظر کرم رہی ہے اور یہ حضرت کی ذرہ نوازی ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم اگر حضور کا دست شفقت نور کے سر پر نہ ہوتا تو بلاشبہ ۱۹۱۸ء سے نور بند ہوگیا ہوتا۔ ۱۷ جون ۱۹۱۸ء میں جب نور پر نازک وقت آیا۔ تو حضرت نے از راہ کرم ارشاد فرمایا کہ

"ہر ایک احمدی نور کی خریداری کو اپنا فرض خیال کرے۔ سر دست میں پانچ خریداروں کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"۔

KHILAFAT LIBRARY

پھر ۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء کو فرمایا کہ:۔

"دشمن سے دشمن بھی نور کی تعریف کرتے ہیں پھر کس قدر افسوس ہوگا کہ ہم توجہ نہ کریں"!

پھر ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو فرمایا کہ:۔

"نور کے مضامین تبلیغ کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں نور نے سکھوں میں بہت کام کیا۔ نور کے ذریعہ سکھوں میں تبلیغ کا دروازہ کھل گیا۔ اس اخبار کے مطالعہ سے کئی سکھوں کے خطوط آئے۔ جو اسلام کے بہت قریب ہیں۔ نور کے مضامین پڑھ کر ایک سکھ ایسا متاثر ہوا کہ اس نے مجھ کو ... بھیجی۔ مگر نور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے۔ اس طرف خاص توجہ ہونی چاہیئے"!!

صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ حضرت کے ارشاد پر دفتر دعوت و تبلیغ نے سو سو کاپی بھی نور کی خریدی اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو نور کی بقاء کا کس قدر خیال ہے۔ اور حضرت کی یہ مبارک توجہ ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ اس وقت تک نور اچھے برے رنگ میں جاری ہے۔ مگر دوسرے دوستوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ نور کی توسیع اشاعت کے لئے خاص طور پر توجہ دیں۔ کیا چار صد کی اشاعت پر بھی کوئی اخبار زیادہ دیر تک چل سکتا ہے۔

اگر دوست ہمت کریں۔ تو نور کی اشاعت ایک ماہ کے اندر اندر ہی ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے۔ کیا وہ جماعت جس کی اشاعت لاکھوں تک ہو۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا جس کا ماٹو ہو۔ کیا اس قوم کے سامنے نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے کو ہزاروں تک پہنچا دینا کوئی مشکل ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے کم از کم دوست نور کو اس قابل تو بنا دیں کہ یہ مجاہد پرچہ اور نہیں تو اپنے پاؤں پر تو کھڑا ہوجائے!

شذرات

شاہی کمیشن اور مسلمانوں کا طرز عمل

ہندو پریس شاہی کمیشن کے ترک کرنے کے متعلق زور دے رہا ہے۔ مگر مسلمانوں کو ایسے موقعہ پر بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہندوؤں کی باتوں میں نہ آنا چاہیئے۔ کیا گذشتہ تین یا چار سال کا تجربہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ ہر جائز و ناجائز امر میں تعاون کرکے انہوں نے کیا پھل پایا۔ مسلمانوں کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ وہ شاہی کمیشن سے تعاون کریں۔

اچھوت اقوام اور آریہ سماج

۱۱ر نومبر کا پرتاب لکھتا ہے کہ۔

"ایک ریزولیوشن جات پات توڑک منڈل کے سمیلن میں پاس ہوا۔ جس کے ذریعہ آریہ سماج سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ایک ریزولیوشن میں جات پات کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے۔ بہت سے آریہ سماجیوں کو بھائی جی (بھائی پرمانند سے مراد ہے) کے خیالات سے اتفاق ہے۔ اور بہت سے بھائی جی کی طرح انتہا پسند نہیں ہیں"

نور۔ مطلب یہ کہ یہ ریزولیوشن پاس نہ ہوسکا اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے متعلق آریہ پبلک کے بحیثیت مجموعی دلی جذبات کیا ہیں اچھوت اقوام کے دکھ کی دوا صرف اسلام میں ہے یہ جدا بات ہے کہ اچھوت کہلانے والے آج اس مجرب نسخہ سے فائدہ اٹھائیں یا کچھ دنوں کے بعد۔ مگر بہرحال اس اچھوت پن کے مرض سے شفا حاصل کرنے کے لئے انہیں اسلام کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا۔

شری گورونانک دیو جی اور مختلف مقامات کا سفر

شیر پنجاب کے پورنماشی نمبر ۱۳ نومبر کے پرچہ میں ایک معزز نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آپ نے (شری گورونانک دیو جی) پنڈتوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور مسلمان فقیروں سے اور درویشوں سے رابطہ اتحاد پیدا کیا۔ ملتان اور پاک پٹن وغیرہ مقامات پر مسلمان اولیاء اللہ کے مزاروں پر گئے۔ کابل بغداد و مکہ شریف تک سفر کرنا آپ کے حالات میں لکھا ہے"۔

یہ سچ ہے کہ آپ کعبہ شریف بھی گئے۔ اور ہر دوار بھی مگر ہر دو سفروں میں نقطہ نگاہ الگ الگ تھا۔ جب آپ مکہ شریف میں جاتے ہیں۔ تو واراں بھائی گورداس جی میں آپ کے مکہ معظمہ جانے کے متعلق بدیں الفاظ لکھا ہے

بابا پھر کے گیا نیل بستر دھارے بن والی
عصا ہتھ کتاب کچھ کوزہ بانگ مصلی دھاری
بیٹھا جائے مسیت وچ جتھے حاجی حج گذاری

مطلب شری گورونانک دیو جی مہاراج حج کعبہ کے لئے گئے نیلے کپڑے پہن کر ولی بن کر عصا ہاتھ میں قرآن مجید بغل میں کوزہ وضو کرنے کے لئے بانگ اذان مطلب نماز پڑھنے کے لئے مصلی پاس تھا۔ کیا جب شری گورو جی ہردوار تشریف لے گئے۔ تو وہاں ہندوؤں کے عقائد میں سے کسی کو بھی اختیار کیا۔ نہیں بلکہ وہاں رنگ ہی اور تھا۔

شری گورونانک دیو جی مہاراج اور ہندو مسلم عقائد

یہی معزز نامہ نگار اسی پرچہ میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:۔

"شہنشاہ بابر بڑا خوش قسمت حکمران تھا۔ بلکہ یوں کہئے کہ مغلیہ سلطنت ہی کی بڑی خوش بختی تھی کہ ان کے عہد حکومت کے آغاز ہی میں گورو جی مہاراج جیسا انسان ہندوستان میں پیدا ہوا۔ جس نے اپنی رات دن کی زندگی ہندو مسلمانوں کو اخلاقی اور روحانی طور پر ایک کردینے میں صرف کردی۔ اس نے قرآن کی عظمت کی۔ اور ویدوں کا

احترام قایم کیا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے مشن میں حق بجانب سمجھا۔ انہیں خدا کی طرف سے مخلوق کی طرف مامور تصور کیا۔ اور ہندو اوتاروں کی بزرگی اور قدر و منزلت بھی لوگوں کے دلوں میں قایم رکھی

نامہ نگار صاحب کے ایک حصہ سے تو ہمیں اتفاق ہے اور ایک سے اختلاف۔ آپ نے لکھا ہے کہ انہوں نے (گورو صاحبا) نے ویدوں کا احترام قایم رکھا۔ اس کے لئے صرف اسی قدر عرض کر دینا کافی ہو گا۔ کہ آپ ویدوں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ:۔

KHILAFAT LIBRARY

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہرنام چت نہ آوے نہ نج گھر ہووے واس

باقی رہا اوتاروں کی عظمت کا سوال اس کے لئے آپ شری گورو صاحب کا یہ شلوک ملاحظہ کیجئے۔

سو مکھ جلو جت کہہ ٹھاکر جو نی

ہر دو اقوال کے معانی کرنے سے ہم نے عمداً گریز کیا ہے

شری گورو صاحب کی وفات اور مسلمانوں کا دعویٰ

آگے چلکر یہی نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔ "میں تو حیران ہوں کہ کس محبت و اعتقاد سے اس وقت کے ہندوستانی باوا جی کے معتقد تھے۔ کہ ان کے انتقال کے وقت دونوں میں یہ جھگڑا ہوا۔ ہندو کہیں کہ گورو جی مہاراج ہندو تھے اس لئے وہ انہیں ہندو رسم کے مطابق جلائیں گے۔ مسلمان یہ کہیں کہ آپ مسلمان تھے۔ اس لئے ہم انہیں دفن کریں گے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ گورو نانک دیو جی مہاراج کی اس تعلیم کا اثر اب تک ان کے پیروؤں کے دلوں میں موجود ہے۔"

اسی سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آخر کوئی بات تو تھی۔ جس نے اس وقت کے مسلمانوں کو گورو نانک جی مہاراج کی نعش مبارک کو دفنانے پر مائل کیا اور وہ بات کیا تھی اس کی تشریح میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اسے ہر ایک بخوبی سمجھ سکتا ہے اور خصوصاً شری گورو مہاراج کے اس شلوک کی روشنی میں تو یہ بات بالکل صاف ہی ہو جاتی ہے۔

ہوئے مسلم دین مہانے ۔ مرن جیون کا بھرم چکانے

سنہری اوپدیش

شیر پنجاب کے پورنماشی نمبر میں ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ:۔ "محض دستار سیاہ میں سکھی نہیں ہے۔ محض کرپان اٹھانے میں سکھی نہیں ہے۔ محض آہنی کڑا پہننے میں عبادت نہیں ہے۔ نانک دیو کا سکھ (مرید) بنتا ہے تو دل محبت ایزدی کے انگاروں سے جلا کر سیاہ کر دو۔ آہنی حربہ دل کے اندر رکھو۔ کہ ہر ناجائز خواہش بغض و عناد کے دشمنان ایمان کو اس قلعہ میں داخل نہ ہونے دے جس کے اندر پرم آتما کا مندر ہے۔ لوہے کے کڑوں سے ہاتھوں کو نہیں بلکہ من کو جکڑ دو۔ جب اقلیم حیات کے سردار کو فتح کر لوگے۔ اور وہ تمہارے سامنے ہتھیار ڈالکر اطاعت قبول کرلے گا۔ تو اس کی سلطنت اور خزائن و دفائن کا ہاتھ آنا کچھ مشکل نہیں۔ میری غرض کسی خاص فرقے یا گروہ پر چوٹ کرنا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ سکھ بھائی اور بہنیں اور دیگر اہل وطن نانک جیسے سچے عارف سے نفس سرکش کو مغلوب کرنا سیکھیں۔

مسلمانوں کی دلآزاری

۲۶ر نومبر کا آریہ ویر شدھی کا ڈنڈا کے تحت لکھتا ہے۔ کہ

"سنبھل شوریدہ سر مسلم تجھے پیغام آتا ہے
بدل شیوہ۔ ابھی کن بدلہ دشنام آتا ہے
اتر آئے ہیں وہی دن میں قتل و خونریزی کے
نہیں تو سیزدہ صد سال سحر کا کام آتا ہے"

کیا یہ اشعار ہماری کسی تشریح کے محتاج ہیں کیا اس دلخراش زبان درازی کی موجودگی میں ہندو مسلمانوں میں صلح کی کوئی توقع ہو سکتی ہے۔؟

دل آزاری کی حد ہوگئی

یہی آریہ ویر راولپنڈی کا اپنے ۲۶ر نومبر کے پرچہ میں جہادی تعلیم کے پھل ایک سرحدی پنشنر کی قلم سے کے تحت لکھتا ہے کہ:۔

"میرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے آپ کو امام مہدی مسیح موعود و کرشن کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ آریوں کے برخلاف سرمہ چشم وغیرہ کتابیں تصنیف کیں۔ جس کے مقابل پنڈت لیکھرام جی نے تکذیب احمدیہ وغیرہ تصنیف کرکے وہ منہ توڑ جواب دیئے گئے۔ کہ میرزا کا ناک میں دم کر دیا۔ تب میرزا صاحب کی طبیعت کا پارہ یہاں تک چڑھا کہ پنڈت جی کے قتل کی تدبیریں شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ ایک قاتل مقرر کرکے پنڈت جی کو لاہور میں قتل کرا دیا۔"

خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم نے اس دلخراش اقتباس کو اپنے سینہ پر پتھر رکھکر درج کیا ہے۔ کیا گورنمنٹ کے احتسابی محکمہ کی نظر سے یہ سطور نہیں گذریں۔ اگر گذر چکیں تو ہم اس کے نتیجہ کے منتظر ہیں۔ کیونکہ ان سطور میں لاکھوں کے ہادی انسان کی شان میں جس گستاخی اور شوخ چشمی سے حملہ کیا گیا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔

قدیم آریہ اور گائے

شملہ اتحاد کانفرنس کی ناکامی کے بعد کلکتہ میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کسی حد تک وسعت قلبی سے کام لیا گیا۔ اس فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے۔ ۱۳ نومبر کو دہلی میں ایک جلسہ قایم ہوا۔ جس میں مسٹر سرینواس آئینگر نے یہ کہا کہ:۔

"قدیم آریوں کے وقت میں گائے ذبح ہوتی رہی اور کبھی انہوں نے اس کو قابل اعتراض نہیں سمجھا۔"

ان الفاظ کو سن کر ہندوؤں نے شور مچا دیا۔ آخر مسٹر موصوف کو یہ الفاظ واپس لینے پڑے۔ مگر پنڈت رومیش چندر دت نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "قدیم ہندوستان کی تہذیب" میں اس حق کے متعلق جو کچھ ظاہر کیا ہے وہ بھی کسی تشریح کا محتاج ہے۔ ہمارے ہندو دوستوں کو دلائل کے ساتھ دوسرے کو قائل کرنا چاہیئے۔

غلط الزام

۹ر نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ:۔ "ہندوستان میں آج جو سات کروڑ مسلمان نظر آ رہے ہیں۔ یہ کسی غیر ملک سے نہیں آئے بلکہ ان کا بہت بڑا حصہ ہندوؤں ہی سے مسلمان بنایا گیا ہے۔ اس کے خوں افشاں تذکرہ سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ اسلامی حکومتوں میں ظلم و جبر تشدد اور زر۔ زن زمین کے لالچ کے تمام ناواجب طریقوں سے ہندوؤں کو تبت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی جس کا نتیجہ سات کروڑ مسلمان ہیں۔"

کیا اس مغالطہ دہی اور افترا پردازی کی بھی کوئی حد ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں جب سب سے اول ہندوستان کی مردم شماری کی گئی اس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف ۲½ کروڑ کے قریب تھی اب ایک صدی کے اندر اندر یہ پانچ ساڑھے پانچ کروڑ کا اضافہ کہاں سے آگیا۔ اس عرصہ میں کونسا قاہر و جابر اور ظالم مسلمان بادشاہ ہندوستان پر چڑھ کر آیا۔ پچھلے ہی دنوں ڈاکٹر مونجی نے بہ حسرت یہ اعلان کیا تھا۔ کہ پچاس سال کے اندر اندر بنگال میں مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ اگر جلد اسطرف توجہ نہ کی گئی تو بنگال بھی دوسرا کشمیر بنجائیگا۔ اب بتلائیے اس پچاس سال کے عرصہ میں بنگال پر کونسا جابر مسلمان چڑھ کر آیا۔ بندہ خدا الزام لگانے وقت کچھ سوچ تو لیا کرو۔

KHILAFAT LIBRARY

اسکا دوسرا پہلو

اب نہ تو اسلام کے پاس کوئی ثروت ہے اور نہ ہی دنیوی وقار اور شوکت ہاں اسلام کے پاس اس کے یگانہ روزگار بہترین اصول اور روحانیت اب بھی وہی ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود ظاہری حالات اسلام کے اس پستی کے زمانہ میں بھی سینکڑوں نہیں ہزاروں یورپین مسلمان ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جن میں فلاسفر پروفیسر مارڈو وغیرہ بھی ہیں۔ برخلاف اس کے آج تک آریہ سماج کو کس یورپین نے قبول کیا۔ عرصہ ہوا ایک زمانہ کا ستایا ہوا مسٹر ڈگی نامی آریہ بنا تھا۔ مگر چند روز آریہ رہ کر وہ بھی بیرسٹر ڈگی ہی بن گیا۔

گوروکل اور مذہبی تعلیم

عام طور کہا جاتا ہے کہ گوروکل میں صرف مذہبی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اسے سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں مگر ۶ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کو وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر ایس آر داس گوروکل پدھارے . . . . . ودیالہ (مدرسہ) کے ایک کمرہ میں مدھ دن [illegible] کے برہمچاریوں (طلباء) کی سبھا (مجلس) ہو رہی تھی جس میں بھارت (ہندوستان) سوراجیہ (سیلف گورنمنٹ) کے قابل ہے۔ یا نہیں مضمون پر بحث ہو رہی تھی۔"

کیا ایک خالص کہلانے والی مذہبی درسگاہ میں اس قسم کے درس کچھ موجب تعجب تو نہیں۔ مگر اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ تعلیم بھی مذہبی تعلیم کا حصہ ہی ہو۔

لاہور میں تلاشیاں

اس عنوان سے ۶ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے۔ کہ:-

"یکم اکتوبر کو لاہور میں کئی پولٹیکل تلاشیاں ہوئیں۔ اس سلسلہ میں دیانند اوپدیشک ودیالہ گورودت بھون لاہور کی بھی تلاشی ہوئی۔ ۱۰ بجے دربندی کی گئی۔ اور بعد ازاں پولیس کے پوچھنے پر اوپدیشک ودیالہ کے رجسٹر وغیرہ دکھائے گئے۔"

دیانند اوپدیشک ودیالہ اور گورودت بھون وغیرہ تو مذہبی مکتب کہلاتے ہیں۔ پھر ان پولٹیکل تلاشیوں کے کیا معنی۔ کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش اس معمہ کو حل کریں گے۔

اخوت اسلامی کا نظارہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا باغبانپورہ کے قریب ۱۲۶ بازیگر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مسلمانوں نے ان سے کس اخوت کا ثبوت دیا۔ وہ ذرا آپ شیر پنجاب کے الفاظ میں ملاحظہ فرماویں

"گرد و نواح کے اسلامی مواضعات سے سینکڑوں مرد و عورتیں ہر روز ان نومسلم بازیگروں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ اس قدر تحائف لاتے ہیں کہ پارچات سے قریباً ایک کوٹھا ہی بھر گیا ہے۔ زیورات بھی ان نومسلموں کو مسلم مستورات کی طرف سے بکثرت پیش کئے گئے ہیں۔ ایک پرجوش مسلمان نے اپنی بھینس دودھ پینے کے لئے ان کے حوالہ کر دی۔ غلہ بھی انہیں بکثرت عطا کیا گیا ہر روز سینکڑوں مسلمان بیرونجات سے آکر ان کی ضیافتیں کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ مسلمان واعظوں اور پرچارکوں کا تو اس گاؤں میں میلہ سا لگا رہتا ہے۔"

کیا ایسی اخوت اور مساوات کا نظارہ کوئی دوسرا مذہب پیش کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اب تو ہمارے آریہ دوستوں کو یہ بات تسلیم ہی کر لینی چاہیئے۔ کہ اسلام جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ محض روحانی اور تمدنی خوبیوں کی وجہ سے ہے

ستیارتھ پرکاش کے دو آخری ابواب کے الحاقی ہونیکا سوال

"ستیارتھ پرکاش کا دوسرا ایڈیشن سوامی جی کی زندگی میں شائع نہیں ہوا۔ وہ اپنی زندگی میں پہلے ہی ایڈیشن کی اشاعت فرماتے اور اسے بیچتے رہے۔ اور شرادھ کے مسئلہ کے سوا انہوں نے کوئی اعلان نہیں کیا۔ کہ یہ ایڈیشن آج غلط اور ناقابل اعتبار ہے۔ جہاں گئے اسی ایڈیشن کو ساتھ لے گئے۔ اور اسی پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھتے رہے۔ اس ایڈیشن میں تیرھواں اور چودھواں باب نہیں ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ سوامی جی کے فوت ہوجانے کے بعد کسی نے ان دو بابوں کا اضافہ کر دیا۔ اس لئے دونوں باب سوامی دیانند جیسے فاضل انسان کی تصنیف نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ ناقابل اعتبار اور الحاقی ہیں۔

لالہ لاجپت رائے جی فرماتے ہیں:-

"راجہ جے کشن داس صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی کی حسب فرمائش یہ کتاب تیار ہوئی۔ اور انہیں کی لاگت سے ۱۸۷۵ء میں چھپوائی گئی۔ سوامی جی خود اس کتاب کا پرچار کرتے اور کراتے رہے اس کے یہ معنے کہ ہر جگہ پربندھ کیا گیا سوامی دیانند کی زندگی میں تو یہی ستیارتھ پرکاش پرچار پاتا رہا۔ ۲۲ مہرشی دیانند [illegible]"

سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہے۔ کہ سوامی جی کے وقت میں قرآن پاک کا کوئی ہندی ترجمہ موجود نہ تھا جس سے انہوں نے کم از کم قرآن پاک کے ترجمہ کو ہی پڑھ کر اس پر نکتہ چینی کا حوصلہ کیا ہو اور اردو آپ جانتے نہ تھے۔ تو اس صورت یہ بات قطعی صاف ہو جاتی ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے آخری دو ابواب ضرور ہی اور کی ملاوٹ ہیں اور ان ابواب کا ستیارتھ پرکاش سے علیحدہ کرنا صرف یہی نہیں کہ ستیارتھ پرکاش ملاوٹ سے ہی الگ ہو جائے گا۔ بلکہ ہندو مسلمانوں میں ایک پائیدار صلح کی بنیاد پڑ سکے گی۔

سمجھدار ہندوؤں کی بھی یہی رائے ہے

سادھو وسوانی نے جو کسی زمانہ میں پرنسپل وسوانی تھے لاہور کی آریہ سماج سبھا میں تقریر کرتے ہوئے۔ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے متعلق کہا۔ میں نے اسے نہیں پڑھا اتنا مجھے معلوم ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصہ کو تعمیری

کہا جاتا ہے۔ دوسرے حصہ میں مختلف مذاہب پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آج بھارت کے عظیم رشی سوامی دیانند ہمارے درمیان ہوتے تو وہ خود ہی دوسرے حصہ کی مزید اشاعت نہ کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ سوامی دیانند صداقت پسند تھے۔ آج جبکہ صداقت کی وجہ سے حالات مفصل طور پر معلوم ہو چکے ہیں۔ اس بات کی امید کی جا سکتی تھی۔ کہ وہ اس بات کو خود ہی خارج کر دیتے"۔

بقول مسٹر گاندھی۔ ایل وسوانی جو لوگ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو الگ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ گویا سوامی دیانند کی روح کے صحیح ترجمان ہیں۔

مسلمانوں کو جوش میں نہیں آنا چاہیئے

معلوم ہوتا ہے کہ ہندو دوستوں نے مسلمانوں کے برخلاف دلخراش کتابوں کے لکھنے کا ایک باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے۔ رنگیلا رسول کی بدترین تصنیف چھپ جانے کے بعد وچترجیون کا ظہور پھر ورتمان کا انکشاف اور اس کے بعد بلیدان چترادلی۔ اس کے پہلے ایڈیشن کی ضبطی پر آریہ کانگریس دہلی میں اس کے دوسرے ایڈیشن کا ظہور جو بعد میں ضبط کر لیا گیا۔ کم از کم مدبر ہندوؤں کو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے کہ ایسی دلخراش کتابوں کا سلسلہ ملک میں کبھی امن کی رو کو پیدا نہیں کر سکتا۔ انہیں باتوں نے تعلقات کو نہایت کشیدہ بنا دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ سمجھدار ہندو اس زہریلے اور امن کش پروپگنڈے کے خلاف اپنی زبردست آواز بلند کریں۔ اور اس جگہ میں مسلمانوں کو بھی یہ کہونگا۔ کہ وہ ایسی تکلیف دہ کتب کو پڑھ کر ہرگز کسی جوش میں نہ آئیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی کتاب پائیں نہایت عمدہ طریق سے گورنمنٹ کی توجہ میں لے آویں۔

نادر موقع سے فائدہ اٹھاؤ

مسجد منارہ والی سے صرف ایک قدم کے فاصلہ پر دو منزلہ عالیشان ہوادار مکان جو قریباً دس مرلوں میں ہے فروخت ہوتا ہے۔ مکان عین شہر کے مرکز میں ہے اور ہر طرح سے محفوظ بازار و دفاتر مسجد مبارک ڈاکخانہ صرف منٹ کے فاصلہ پر ہیں اسلئے یہ موقع ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ پتہ منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

مراسلات

تناسخ اور گذشتہ اعمال

(از قلم منشی عبد الحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر ریحولی)

اگر دکھ سکھ اور امیری و غریبی پچھلے کرموں کے نتیجہ میں بطور سزا و جزا کے تسلیم کی جائے۔ تو ماننا پڑے گا کہ انسانو کو جو دکھ سکھ اور امیری و غریبی ... وہ چونکہ سزا و جزا کے طور پر پرمیشر کی جانب سے ہے اور اس پرمیشر کی جانب سے ہے۔ جو معاف کرنا یا کسی گناہ کو بخشنا نہیں چاہتا بلکہ معافی کو بے انصافی جانتا ہے۔ جیسا کہ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے۔ اس لئے کوئی ترکیب کوئی عمل انسانی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو دکھوں کو یا غریبی کو دور کر سکے۔ یا سکھوں کو اور امیری کو بڑھا سکے۔ مگر وید منتر کثرت سے ایسے ہیں۔ جو اس کے خلاف ہیں۔ منجملہ ان کے کچھ ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

اودھیائے ۱ منتر ۲۔ یگ سُندرہی اور دگیان) کا ذریعہ پاپوں کو شدہ کرنیوالا۔ سنسار کا دھارن کرنیوالا۔ اور استھان کو اور تم کو سکھ بڑھانیوالا ہے۔

اودھیائے ۱۔ منتر ۳ و ۴۔ بغیر یگ کے سب سکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یگ سے ہی تمام دنیا کے کام پورے ہوتے ہیں۔

اودھیائے ۱ منتر ۱۶۔ یگ چور اور بیریوں کا ناشک ہے

اودھیائے ۱ منتر ۲۲۔ یگ سے غلہ کی پیدائش اور وہ ازدی عمر اور سب سکھ حاصل ہوتا ہے

اودھیائے ۱۔ منتر ۳۰۔ یگ عالموں کا تجویز کردہ ہے اور وہی روح کے لئے ہر ایک چیز میں قوت و اقبال پہنچاتا ہے۔

اودھیائے ۱۔ منتر ۳۱۔ ایسا یگ دنیا کے پھل کو بخشتا ہے کہ جو تم لوگوں سے جاری کیا گیا ہے۔ وہ سب چیزوں کو صاف کرتا ہے۔ اور سب روحوں کو آرام دیتا ہے۔

اودھیائے ۲۔ ۲ منتر ۱۰۔ یگ سے دھن و دیا چکرورتی راج تمام خواہشات۔ دھرم ارتھ کام۔ موکش سے عزت کرنے والی کریا بہت آرام دینے والی زمین جس کو راج وغیرہ سکھ کے لئے منش بتدریج حاصل کرتے ہیں سکھ حاصل ہوتا ہے۔

اودھیائے ۲ منتر ۱۸۔ اے ودوانو اپنے گیان سے ہوم کرو اور اچھی قوتوں سے سکھ بڑھانیوالا طریقہ کو پراپت ہو کر موجودہ گیان اور کرم میں انند حاصل کرو۔

اودھیائے ۴ منتر ۱۷۔ انسانوں کو چاہیئے کہ پرمیشر کے حکم کو پورا کرکے وگیانی من سے جسم اور روح کو صحت کو بڑھا۔ یگ کا عمل کر آرام سے زندگی بسر کریں۔

اودھیائے ۱۸ منتر ۴۔ میری تعریف اور آرام وہ چیزیں سرداراو فراہم کیا ذہن۔ میرا غرور اور انکسار۔ میرا غصہ اور جسم۔ میرا انصاف سے پاکیزہ اور پانی لائق چیزیں اور میرا جل اور دودھ گھی وغیرہ چیزیں۔ میری فتح اور خاص رتبہ۔ میری بزرگی اور عزت۔ میری نیکنامی اور عمدہ رتبہ۔ میرا پھیلاؤ اور پھیلی چیزیں۔ میرا بڑھاپا اور لڑکائی۔ میری ترقی اور تنزل۔ میرے سرداری سے حاصل کئے دھن وغیرہ اور تھوڑی چیزیں۔ میری ترقی کرنیوالی ترکیب اور اس کو حاصل کیا ہو سکھ۔ اور اوپر کی سب چیزیں دھرم کی حفاظت کے قابل ہوں۔

میرے چانول وغیرہ تمام اناج پرمیشر کی کرپا سے قابل ہوں۔

اودھیائے ۱۸ منتر ۱۲۔ میری چانول اور ساٹھی دھان میرے جوار اربر۔ میرے ارد میرے مٹر۔ میرے تل اور ناریل میری مونگ اور موٹھہ۔ اور میرے چنے اور چنے کی دال میری کنگنی اور اس کا بھات۔ میرے باریک چاول اور اس کی کھچڑی۔ بھات میرا سانواں۔ اور مڑوا پٹرا وغیرہ چھوٹے چھوٹے اناج۔ میرے پسائی کے چانول اور ان کا بھات۔ میرے گیہوں اور ان کا پکوان۔ میری مسور اور ان کے متعلق اور اناج یہ سب اناج لا کے دا پرمیشر کی کرپا سے قابل ہوں۔

اودھیائے ۱۸ منتر ۱۴۔ میری آگ اور میری بجلی میرے جل اور جل کے موتی وغیرہ میرے بیل گوچا اور ساگر وغیرہ۔ میری سوم لتا وغیرہ اوشدہی پھل پھول

لہ۔ یہ اور جسقدر منتر اس مضمون میں آئندہ درج ہونگے وہ سب یجروید کے ہیں۔

وغیرہ۔ میری کھیتی اور عمدہ اناج۔ میرے جنگلی اور پہاڑی اناج میرے گاؤں اور شہر میں رہنے والے گائے وغیرہ۔ میرے فیلے ہرن اور شیر وغیرہ حیوان میرا پایا ہوا رتنہ اور دھن حصول اور حاصل ہونے لائق میرا حسن اور اس کے اسباب یہ سب چیزیں صحت سے قابل ہوں۔

KHILAFAT LIBRARY

ادھیائے ۱۸ منتر ۲۱۔ میرے چاول وغیرہ اور ان کی کامیابی میرا یگ اور پاک بنانے کا برتن۔ اور یگ کی چیزیں۔ میری ہواؤں میں اچھی چیزیں۔ اور ہوا شدہ کرنے والا کام میری یگ کریا کا پھل اور خاص ثبوت میرا سل بٹہ وغیرہ پتھر اور اوکھلی موسل میرا اور شدھی چھینے کا کھرل اور ہاون دستہ۔ میرے صاف کرنے والے وغیرہ چھاج وغیرہ اور جھاڑو۔ میرا اچھی طرح دھونے کا برتن۔ اور دور زمین میرے ہوم کرنے کی۔ ویدی اور جو کون میرے مقابلہ میں ترقی دینے والی کسا اور یگ لائق چیزیں۔ میرا یگ سماپتی کا اشنان اور چنوں وغیرہ کا بیسن۔ میرا میرے پیدا رتھول کو ہدایت کرنے والا۔ اور پیدا رتنہ کو پوز کرتا۔ یہ سب کام ہوم کرنے کی کرپا سے قابل ہوں۔

ادھیائے ۱۸ منتر ۶۳ و ۶۵ یگ سے دنیوی آرام اور بے نظیر سکھ حاصل ہوتا ہے۔ اگلے منتر میں سکھ داتا بیوپار اور سوم رس اور ہوم کے حصہ اور شہد کے پھیلانے کی تاکید ہے

ادھیائے ۱۹ منتر ۱۳۔ کیسے منش سکھی ہوتے ہیں۔ یعنی اے منشو سکھ داتا بیوپار سے یگ کے نیم اور حفاظت کے لئے خوشنما اور عمدہ چیزوں کے بیچنے اور چھانٹ پھٹک صاف کر۔ قابل پسند جنس اور سوم اس کے متعلق پھولے پکے اناج اور سوم حصہ اور شہد وغیرہ کو تم لوگ پھیلاؤ مطلب جو منش یگ کے قابل سامان اور چیزیں جمع کرتے ہیں وہ دنیا میں سکھ پاتے ہیں۔

ادھیائے ۲۰ منتر ۷۰۔ جو لوگ عزت سے دھن جمع کریں وے آرام پاویں" اور جو منش یگ کرنے والے کے واسطے دھن خرچ کرے۔ وہ عزت حاصل کرے۔ ان تمام منتروں سے ثابت ہوتا ہے کہ یگ کے عمل سے پاکی اور عرفان حاصل ہوتا ہے۔ یگ گنہگاروں کو پاک کرتا ہے۔ اور یگ سکھ کو بڑھاتا ہے۔ یگ ہی سے تمام دنیا کے کام پورے ہوتے ہیں بغیر یگ کے سکھ حاصل نہیں ہوتا۔ یگ ذی روح کے لئے ہر ایک چیز میں قوت اور اقبال پہنچاتا ہے۔ اور یگ سب روحوں کا آرام دہندہ ہے۔ یگ سے علم و دولت اور سلطنت اور تمام خواہشات اور سکھ حاصل ہوتا ہے یگ جسم اور روح کی صحت بڑھاتا ہے۔

مندرجہ بالا منتروں کا نتیجہ

ترقی اور تنزل اور فتح و عزت اور ترقی کرنے والی ترکیب اور اس ترکیب کے ذریعہ سے حاصل شدہ سکھ۔ اور دودھ گھی وغیرہ تمام آرام دہ چیزیں۔ دھرم کی حفاظت سے ہیں۔ اور تمام غلہ جات پرمیشر کی عنایت سے اور تمام ترکاریاں اور زراعت اور مویشی اور دیگر حیوان اور حسن اور اس کے اسباب پانے سے صحت سے ۔ اور خاص ثبوت اور سل بٹہ۔ اوکھلی موسل کھرل ہاون دستہ چھاج اور جھاڑو وغیرہ ہوم کرنے کی کرپا سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور تمام دنیوی عیش و آرام اور حکومت یگ سے حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر بتلاؤ۔ کہ سکھ اور آرام دھن دولت اور عزت و سلطنت وغیرہ جبکہ تمام دنیوی عیش و آرام اور حکومت یگ سے حاصل ہوتی ہے تو پھر پچھلے کرموں کے نتیجہ میں ان سب باتوں کو کہنا ان وید منتروں کے سراسر خلاف ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جبکہ یگ تمام آراموں اور دولت و سلطنت کا باعث ہے۔ تو یگ کا نہ کرنا ہر ایک دکھ اور تنزلی اور زوال اور حکومت و سلطنت کے نہ رہنے کا باعث ہوگا نتیجہ یہ نکلا کہ سکھ یگ کے کرنے یا نہ کرنے پر منحصر ہے۔ اگر وید میں کہیں پچھلے کرموں کے نتیجہ میں دکھ سکھ کا ہونا لکھا ہے۔ تو وہ ان منتروں کے خلاف ہے۔ اور کلام الٰہی میں تضاد ہونا نہیں چاہیئے

آریوں کا عقیدہ ہے۔ کہ نباتات میں بھی روح ہے اور گناہوں کے کرنے سے انسانی روحیں نباتات کا جنم لیتی ہیں۔ لیکن ادھیائے ۱۲ منتر ۱۰ میں ہر ایک غلہ کی نسبت پرمیشر فرماتا ہے۔ کہ یہ سب چیزیں پرمیشر کی کرپا سے ہیں۔ ادھیائے ۱۹ منتر ۱۳ میں پرمیشر نے بخوبی تشریح اور توضیح کردی ہے۔ یہ لکھ کر کیسے انسان سکھی ہوتے ہیں اور یہ بتلا کر جو لوگ یگ کرنے والوں کو اور یگ کی چیزوں کو جمع کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں سکھ پاتے ہیں۔ اور یگ سے دنیوی آرام پاتے ہیں اور بے نظیر سکھ حاصل ہوتا ہے۔ تو یہ پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ پچھلے کرموں کے نتیجہ میں دکھ سکھ ہے۔ (باقی آئندہ)

اسلام اور اس کے معترضین

آجکل مسلمانوں پر مالی اور تمدنی اور علمی تنزل آجانے کی وجہ سے تمام غیر مذاہب عموماً اور آریہ خصوصاً طرح طرح کے نقائص اور عیوب اسلامی تعلیم کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ یا یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کے بعض نادان دوستوں کے افعال قبیحہ کو اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور ان حرکات شنیعہ کو جن کا اسلام سخت مخالف ہے۔ اور قرآن کریم جس کے خلاف ہے۔ یہ لوگ خواہ مخواہ ان عیوب کو اصول اسلام اور "قرآنی تعلیم" کا اثر بتا رہے ہیں۔ تاکہ لوگوں کی نظروں سے اسلام کی وقعت اٹھ جائے۔ اور اس منور سورج کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیا جائے۔ اعتراض یہ کرتے ہیں۔ کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام کی بنیاد ہی جبر و اکراہ سے ڈالی گئی ہے۔ دوسرے اسلام میں مساوات نہیں ہے۔ لوگوں کی حق تلفی بہت ہوتی ہے۔ یہ دو اعتراض ہیں۔ جو کہ آجکل ان لوگوں کی زبانوں اور قلموں سے جاری ہیں۔ اور انہی کو مختلف رنگوں میں پیش کیا جاتا ہے۔ سو میں چاہتا ہوں کہ بفضل خدا اسلامی تعلیم اور ویدک دھرمی اصول سے ان امور پر روشنی ڈالوں۔ تاکہ احباب پر واضح ہو جائے۔ کہ حقیقت کیا ہے۔

پہلا اعتراض کہ اسلام میں مساوات نہیں ویدک دھرم میں مساوات ہے۔ اس کی بابت یہ عرض ہے۔ کہ پہلے انسانی پیدائش سے مساوات یا تفاوت پر نظر کرتے ہیں۔ تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثی

(حجرات رکوع ۲)

اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے

یعنی ایسا نہ ہو کہ تم ایک دوسرے پر کوئی فخر جتاؤ یا بعض اقوام کو کمینہ خیال کرو۔ اور اپنی بڑائی بیان کرو۔ کہ ہماری پیدائش ہی اعلیٰ اور بے نظیر ہے۔ ہرگز ایسا خیال کرنا۔ کیونکہ تمہاری سب کی پیدائش ہی ایک جوڑے سے ہے۔ دیکھو لطف یہ کہ اللہ تعالےٰ نے کسی قوم یا خاص قبیلے کو خطاب نہیں کیا بلکہ الناس کہکر تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی لڑی میں منسلک کر دیا۔ پھر آگے اس سے بھی بڑھ کر فرمایا۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (حجرات ۲۶)

یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے وہ بزرگ ہے جو کہ تقوے میں زیادہ ہے۔ جو پرہیزگاری میں بڑھا ہوا ہے وہی خدا تعالیٰ کے دفتروں میں اعلیٰ اور اونچا ہے۔ اب تو یہ ظاہر ہے۔ کہ تقوے اور پرہیزگاری کسی کی آبائی وراثت تو ہے ہی نہیں۔ مسلمان ہو خواہ کسی قوم یا کسی کسب کے کرنے والا ہو۔ جب چاہے نماز پڑھے روزے رکھے یا اور نیکیاں کر کے خدا تعالیٰ کے مقربوں میں ہو جائے۔ یہ تو نہیں کہ مسجد کی اگلی صف میں ایک جوتیاں بنانے والا نماز پڑھ رہا ہو۔ پیچھے سے ایک راجہ آکر کہے۔ کہ پیچھے ہٹ۔ بلکہ اگر اس کو لوگوں کی جوتیوں میں ہی جگہ ملے تو وہ وہیں کھڑا ہو جائے گا۔ اسی طرح تمام عبادات اسلامی میں سب کو یکساں حق حاصل ہے۔ پھر فرمایا کہ مومن سب بھائی ہیں۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر تفاوت کیا اور فرمایا کہ:۔

KHILAFAT LIBRARY

لعبد مومن خیر من مشرک (بقر رکوع ۲۶)

کہ مومن خواہ کسی کا غلام ہی کیوں نہ ہو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ مشرک آزاد سے بہتر ہے سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مملوک جو کہ اپنے نفس کا بھی مالک نہیں۔ جس کا ایک ایک منٹ بھی دوسرے یعنی مالک مشتری کا ہے اگر وہ نیکی کرے تو خدا تعالےٰ کے نزدیک اس آزاد آقا سے کہیں بہتر ہے۔ یہ اس مساوات کا نمونہ ہے۔ جس کو اسلامی تعلیم نے پیش کیا۔ اب ذرا آریہ سماجی تعلیم کی رو سے اس مسئلہ پر کچھ بیان کرتے ہیں تاکہ احباب آسانی سے مقابلہ کر کے فیصلہ کر سکیں۔

شاستروں میں لکھا ہے کہ قدیم سے چار ذاتیں ہیں اور آریہ سماج کے نزدیک بھی چار ذاتیں ہیں اور پیدائش دنیا ہی سے ہیں۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش شودر جیسا کہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۹۰ منتر ۱۲ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ احباب ذرا غور فرماویں کہ پہلے پیدائش میں ہی کس قدر اختلاف ہے۔ کہ برہمن سب سے اعلیٰ دوم کھشتری سوم ویش چہارم شودر۔ اب مساوات کہاں رہی۔ پھر شاستروں میں درج ہے۔ کہ برہمن اور کھشتری وغیرہ نجات حاصل کرنے کے لئے وید پڑھے۔ اور باقی نیک کام کرے۔ لیکن اگر شودر وید بانی سن بھی لے تو اس کو سزا دو۔ اور اگر شودر کی موجودگی میں برہمن وید پڑھنا شروع کر دے تو برہمن کو بھی جرمانہ کرنا چاہئے۔۔

کیا یہی مساوات ہے! جس کے ہوتے ہوئے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اس سزا کے مقابلہ میں ایک بھی مثال اسلامی سزا کی پیش کی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگ جائے کہ انصاف کدھر ہے۔ حدیث نبوی میں آتا ہے کہ حضرت رسول کریم کے وقت میں ایک عورت نے چوری کی جو کہ اعلیٰ خاندان کی تھی۔ چنانچہ اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہوا تو صحابہ کرام نے چاہا کہ حضور کی خدمت میں عرض کریں کہ اس پر سزا کی تخفیف کی جائے۔ لیکن کسی کو جرأت نہ پیدا ہوئی۔ آخر سب نے یہ مشورہ کیا کہ اسامہ بن زید کو جو کہ آپکا بہت پیارا ہے۔ اس کو کہیں کہ آپؐ کی خدمت میں عرض کریں۔ چنانچہ اسامہ بن زید نے ان سب کے کہنے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ یہ اچھے خاندان کی عورت ہے۔ اس کا ہاتھ نہ کٹوایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میری بیٹی فاطمہؓ ایسا فعل کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ بھی کٹواتا۔ سبحان اللہ۔ ناظرین۔ اولاد سے بھی بڑھ کر کوئی عزیز ہوتا ہے لیکن حضور نے انصاف اور شریعت کے مقابلہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اب ہم دوسرے اعتراض کی طرف آتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ آیات قرانی سے اس لغو اعتراض کا ازالہ کریں۔ ہم یہ دیکھتے کہ عرب کی اور خصوصاً مکہ مکرمہ بت پرست قوم ہیں جب آپ نے اشاعت اسلام کرنی چاہی۔ اور ان لوگوں کے درمیان عرفان الٰہی کو بکھیرنا چاہا۔ جو کہ جہالت اور شرارت اور بت پرستی میں تجاوز کر گئے تھے۔ اور رات دن شراب پیتے اور دن رات انہی کاموں میں لگے رہتے تھے۔ حضرت رسول کریم نے کوئی لشکر پوشیدہ رکھا تھا۔ جو کہ ہر وقت ہتھیاروں سے مسلح رہتا تھا۔ اور لوگوں کو اس ذریعہ سے مسلمان بناتا تھا۔ جب ہم غور کرتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ جس دن آپ نے مکہ میں تبلیغ اسلام شروع کی۔ تو ایک بچہ بھی نہ تھا جو کہ آپ کی حمایت کرے بچے سے لے کر بوڑھے تک آپ کے جانی دشمن ہو گئے اور ابوجہل جو کہ آپ کے کنبہ میں سے تھا۔ اور حضور کا چچا تھا۔ اس نے یہ انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ کہ جو نعوذ باللہ محمد (رسول کریم صلعم) کا سر اتار لائے تو میں اسے دو سو اونٹ انعام دونگا۔ ایسے نازک وقت میں نہ تو آپ کے والدین زندہ اور نہ کوئی بھائی اور نہ ہی آپ عالم بالکل تن تنہا اکیلی جان دشمنوں کی جماعتوں میں محض خدا تعالےٰ کے بھروسے پر قائم تھی۔ آریہ دوست غور فرماویں کہ اس وقت لوگ کس خوف کے ڈر سے مسلمان ہوتے ہے جب کہ لوگ حضرت رسول کریم کی جان لینے کے مشتاق تھے۔ اور اگر کوئی مسلمان ہوا تو اس کو ایسی ایسی ایذائیں دی گئیں۔ کہ بہت تو اپنی جانوں سے مارے گئے۔ اور بہت سے گھر بار چھوڑ کر اولادوں سے علیحدہ کئے گئے۔ اور بہت سے کفاروں کی تلواروں سے جام شہادت نوش کر گئے۔

یہاں ہم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمان ہونیوالوں کی تکالیف کا تصور کیا جا سکے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص عمارؓ مع اپنے والدین مسلمان ہو گیا جب کفار کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے ان کو بلایا اور ڈرایا دھمکایا جب وہ اپنے خیال سے نہ ہٹے۔ تو حضرت عمار کے والد ماجد کی ایک ٹانگ ایک اونٹ سے باندھ دی اور دوسری دوسرے سے باندھ کر ایک کو جانب مغرب اور دوسرے کو مشرقی جانب بھگا کر ان کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا پھر آپ کی والدہ ماجدہ کو پر جو ظلم کئے گئے اور ان کو شہید کیا گیا۔ اس ظلم کے لکھنے کی حالت میری طاقت سے بالا ہے۔ پھر حضرت عمار کو رسوں سے جکڑ کر دوپہر کے وقت گرم ریت میں لٹا کر اوپر سے ایک بھاری پتھر رکھکر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالی دو اگر خلاصی درکار ہے۔ لیکن اس بہادر کے منہ سے اگر کچھ نکلا تو وہ

KHILAFAT LIBRARY

صرف یہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ صاحبان ذرا غور فرماویں کہ اس سے بڑھکر اور کون سی زیادہ تکلیف ہو سکتی ہے۔ عرب جیسا گرم ملک پھر دوپہر کا وقت اسپر گرم ریت پھر جسکڑا جانا۔ اور والدین کے ٹکڑے آنکھوں کے سامنے اور اپنی جان کی بھی ناامیدی۔ غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ اس کو کون سی تلوار کا ڈر تھا جس کے خوف سے وہ کلمہ پکارتا تھا۔ اس وقت تو کوئی مسلمان بھی پاس نہ تھا۔ اگر کوئی بات تھی تو وہ صرف حقانیت اسلام اور عرفان الہی جس کی لہریں اس بہادر کے دل میں اٹھ رہی تھیں۔ جس کی وجہ سے وہ تکالیف اس کے آگے نہایت ہی آسان تھیں۔ اور ابدی زندگی کی خاطر وہ ان کو ہنسی خوشی سے برداشت کر رہا تھا۔

اقتباسات

ستیارتھ پرکاش کی موٹی موٹی غلطیاں

دنیا کا دستور اور عقلاء کا مسلم قاعدہ ہے کہ کسی کتاب میں کوئی غلطی ہو جائے تو وہ کتاب پایہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی کچہریوں میں بھی قانون نافذ ہے کہ کسی کاغذ یا دستاویز میں کوئی حرف مشکوک یا مشتبہ معلوم ہو تو وہ ثبوت میں پیش ہونا تو درکنار پیش کرنے والیکو قانونی شکنجہ میں کھینچکر ایک مخصوص دفعہ تعزیرات ہند کے مطابق سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ خود سری سوامی دیانند سرسوتی نے بھی غلط یا جھوٹی کتاب کی تصحیح یا صحت کر دینے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ ایک عام اصول مقرر فرما کر صاف صاف فتوے دیدیا۔ کہ:۔

"جو تحقیق سے غلط ثابت ہو اس کتاب کو نہ خود پڑھنا چاہیئے۔ نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیئے"۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۶)

پس ہم دنیا بھر کے مقررہ اور شری سوامی جی کے مسلمہ اصول کے ماتحت "آریہ سماج کی انجیل" اور "سب سے مستند کتاب" (اخبار تیج دہلی مورخہ ۸ راگست سنہ ۲۵ء) اور وہ کتاب جس کی وقعت اور حرمت آریوں کی نگاہ میں وہی ہے۔ جو قرآن کی مسلمانوں اور انجیل کی عیسائیوں کی نگاہ میں ہے"۔ (ایڈیٹوریل اخبار پرکاش لاہور مورخہ ۲۵ ستمبر سنہ ۲۶ء صفحہ ۶) ستیارتھ پرکاش[1] کی پریکشا کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۱۲ پر ایک منتر پیش کیا گیا ہے کہ

(انگاوَنگا تسمبھوسی ہردیاد دہجا یسے)

اس پر لکھا گیا ہے کہ "یہ سام وید کا قول ہے"۔ حالانکہ سام وید تو کیا چاروں ویدوں میں اس کا پتہ نہیں ہے۔

(۲) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۳۵ پر منو سمرتی کے حوالہ سے ایک آدھا شلوک

(دوؤہانی پرچ رتنانی دوکیتہ شوبپا دبینا)

درج فرمایا ہے۔ ہم نے مختلف مطابع کی بیسیوں منو سمرتی دیکھیں۔ مگر ایک میں بھی یہ شلوک نہیں ملتا۔ خود ہمارے کتب خانہ میں سنسکرت اردو ہندی کی پانچ موجود ہیں۔ جن میں سوامی درشنانند سرسوتی کی مترجمہ اردو اور پنڈت راجہ رام شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کی مترجمہ ہندی بھی شامل ہے۔ جن کو ہر شخص آ کر ملاحظہ کر سکتا ہے۔

(۳) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۸ ایما اپنشد کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ

(سماہنردہو تملیہ حیتیونو شسیا تمنی تیسکھم بھو یت ن شکیتے ورن یتم گراندا شو ہندد کرین گرہیتے)

مگر عبارت ہذا دس وال اپنشدوں میں سے کسی میں نہیں ہے۔ (دیانند ... درپن صفحہ ۱۹۷)

(۴) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۲ تیتری اپنشد کے حوالہ سے درج ہے کہ۔

تدیکشت وہوہ اسیام پرجاپیتی سوکامیت وہو اسیام پرجاپیتی)

مگر سارے اپنشد کا ایک ایک لفظ دیکھ جایئے اس کا کہیں سراغ نہیں ملے گا۔

(۵) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۵ پر یجروید کے حوالہ سے ارقام فرمایا گیا ہے۔

(ننشیار بیج لیے۔ تتو منشیا اجایت)

مگر کسی مطبع کے چھپے ہوئے یجروید میں منتر ہذا کا نشان نہیں ملتا۔ ہمارے پاس بھی چھ یجروید مختلف مطابع کے موجود ہیں۔ جن کو ہر شخص آ کر دیکھ سکتا ہے۔

(۶) ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۲۶ منو سمرتی کے ۲/۱ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے۔ جس کی آخری سطر ہے کہ

(تم دیو نرمتم دیشم آریا ورتم پرچکشتے)

یہ شلوک دنیا کی کسی منو سمرتی میں موجود نہیں ہے۔ منو سمرتی کے پڑھنے اور مذکورہ بالا حوالہ کو دیکھنے سے ایک راز کا انکشاف ضرور ہوتا ہے۔ کہ شری سوامی جی کسی دوسرے کی عبارت میں تصرف کر لینا ہرج نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ شلوک ہذا میں (برہماورتم) کی بجائے (آریاورتم) بدل ڈالا گیا۔ افسوس کہ اب تک بھی تصحیح نہیں کی جاتی۔ اور سب لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔

(۷) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۹ پر پانڈو گیتا کے حوالہ سے درج فرمایا ہے کہ

(برہم دا کیم جبنار دنتہ)

کیا کوئی اس کو پا[illegible]یتا میں دکھلانے کی تکلیف کر سکے گا۔

(۸) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۲ پر نرکت ادھیائے ۲ کھنڈ ۲ کے حوالہ سے لکھا ہے۔

(کشیپہ کسمات پشیکو بھوتی تی)

ہمارے پاس ویدک پریس اجمیر اور پنڈت راجہ رام جی شاستری والی مطبوعہ لاہور نرکت کے دو نسخے موجود ہیں۔ مگر عبارت ہذا ہر دو میں ندارد

(۹) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۳ میں بھاگوت پوران کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ "وہ زمین کو چٹائی کی طرح لپیٹ کر سرہانے دھر کے سو گیا"۔ اور صفحہ ۳۳۴ میں لکھا ہے کہ "نارائن نے اس کھمبہ پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلا دی"۔ اور صفحہ ۳۳۵ میں لکھا ہے۔ (جگام گو کلم پرتی)۔ مگر ساری بھاگوت کی سطر سطر چھان مارو۔ مجال کیا کہ ہر سہ عبارتوں کا پتہ مل سکے۔

[1] مضمون ہذا کے تمام حوالجات ستیارتھ پرکاش ہندی مطبوعہ ویدک پریس اجمیر بار چہارم سے دیئے گئے ہیں ۱۲ منہ

(۱۰) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۹ میں سدہانت شرومنی کے حوالہ سے درج کیا گیا ہے کہ

(چھاو یتہ یرکمند روو ہم بھو مبہا ہ)

مگر یہ سدہانت شرومنی میں نہیں ہے (دیانند چرت درپن صفحہ ۲۰۲)

(۱۱) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۲ میں بھگت مال کے حوالہ سے ایک کہانی رقام فرماتے ہیں۔ کہ "کوئی ایک شخص درخت کے نیچے سوتا تھا۔ سونے سوتے ہی مرگیا۔ اوپر سے کوے نے بیٹ کردی وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں بن گئی۔ وہاں یم کے قاصد اس کو لینے آئے۔ اتنے میں وشنو کے قاصد بھی پہنچ گئے۔ دونوں جھگڑا کرتے تھے۔ کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے کہ ہم یم لوک لیجائیں گے۔ وشنو کے قاصدوں نے کہا۔ کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لیجانے کا ہے۔ دیکھو اس کے ماتھے پر وشنوی تلک ہے۔ تم کیسے لیجاؤ گے۔ تب تو یم کے قاصد چپ ہو کے چلے گئے۔ وشنو کے قاصد سکھ سے، اسے بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اسے بیکنٹھ میں رکھا۔"

مگر بھگت مال میں اس کا پتہ نشان تک نہیں ہے۔

(۱۲) ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۳ میں منڈک اپنشد ۲ منتر ۱۳ کے حوالہ سے لکھا ہے۔

تسے س د د د اپنشاے سمیک پرشانتچتا ے شمانو تائے۔ یلیے ناکشرم پرشم وید ستیم پر وواچ تانتتو و برہم ودیام)

مگر منڈک اپنشد میں یہ عبارت موجود نہیں ہے وغیرہ

الغرض ایسے اور بھی بہت سے حوالجات ہیں جن کا اصل کتابوں میں پتہ نہیں ملتا۔ بہرحال ہم ستیارتھ پرکاش کو قرآن مجید اور انجیل جیسی الہامی کتب کی طرح وقعت دینے والوں اور شری سوامی دیانند سرسوتی کے ماننے والوں کو شری سوامی جی کا ایپسٹ بیونہا (صاف و صریح فتوے) بتاکر مضمون کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غلط اور جھوٹی کتب کے متعلق ارقام فرماتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ

"جیسے بہت ہی عمدہ کھانا زہر آلودہ ہونیسے چھوڑ دینے کے لائق ہوتا ہے۔ ویسے ہی یکیا کتابیں ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۸ دا آریو بھاشیہ جینتک اور رئیس خان دو یار تھی بدبوں

دلچسپ حقایق

KHILAFAT LIBRARY

برطانیہ کی بعض سڑکوں پر بارہ ہزار پاؤنڈ فی میل کے حساب سے خرچ ہوا ہے۔ اور لورپول سے مانچسٹر تک ۳۰ میل کی سڑک پر تین لاکھ پاؤنڈ خرچ کئے گئے۔ اور سات سو پاؤنڈ فی میل سالانہ ان کی درستی پر صرف ہوتے ہیں۔

— انگلستان میں اس وقت چوہوں کو مارنے کی مہم بڑے زور سے جاری ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ چوہوں سے کلیتہً نجات حاصل کرنے کے لئے کم ازکم ایک کروڑ پاؤنڈ خرچ ہونگے۔

— اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ میں اسوقت چالیس لاکھ کتے ہیں۔ گویا کہ ہر دس آدمیوں کے پاس ایک کتا موجود ہے۔ کتوں کے مالک ہر سال دس لاکھ لائسنس حاصل کرتے ہیں۔ اور ملک کے اندر سال بھر میں کم وبیش کتوں کی دو ہزار نمائشیں ہوتی ہیں۔

— ۲۷ء کے اختتام تک برطانیہ کی موٹروں کی تعداد انگلستان میں ساڑھے چھ لاکھ ہو جائے گی۔

— وزارت جنگ اور وزارت پرواز کے افسروں کے اور لیبر اکسچینج کے منیجروں سمیت حکومت برطانیہ کے ماتحت اس وقت (۲۲۴۸۸۰۳۰) آدمی ملازم ہیں۔

— عقاب (۱۰۰) میل فی گھنٹہ کے حساب سے اڑتا ہے۔ ورباہیل (۱۴۸) میل فی گھنٹہ کی رفتار سے شتر مرغ کی رفتار سے دوڑنے کی حالت میں (۶۰) میل فی گھنٹہ ہے۔ اگر اڑے تو سو میل فی گھنٹہ۔

— خط استوا پر زمین کے گھومنے کی رفتار ایک ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ سورج کے اردگرد گیارہ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہے۔ دوسرے سیاروں کی رفتار اس سے بھی تیز ہے۔ مثلاً زہرہ کی رفتار چھیاسٹھ ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ اور مرکری کی رفتار ایک لاکھ چار ہزار میل فی گھنٹہ۔ لیکن ہوشمند اس باب میں سب سے اول درجہ پر ہے اس کی رفتار فی گھنٹہ چھ کروڑ انسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار میل ہے۔

مدفون خزانے دریافت کرنیکا آلہ

امریکہ اور انگلستان کے چند اشخاص کی ایک جماعت نے اس وقت شہر پناہ میں دفن شدہ خزانے تلاش کر رہی ہے ان کے پاس بجلی کا ایک آلہ ہے۔ جو زمین کے اس حصے کا پتہ دیدیتا ہے۔ جہاں معدنی دولت کوئی بڑی مقدار میں ہوتی ہے۔ یہ جماعت جواہرات اور سونے چاندی کی زنجیریں اور پلیٹیں زمین سے نکال چکی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب یہ آلہ جزائر غرب الہند کے ان مدفون خزائن کے دریافت کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ جو سولھویں اور سترہویں صدی کے بحری قزاقوں نے جابجا چھپا دیے تھے۔ اس قسم کے خزانے میکسیکو اور چلی سواحل اور بعض دوسرے جزائر میں بھی دفن ہیں۔

تیزی رفتار میں بحری ہوائی جہاز کی فوقیت

تیزی رفتار کے مقابلہ میں بحری ہوائی جہاز نقل و حرکت کے تمام آلات پر فوقیت لے گیا ہے۔ یہ ایک گھنٹہ میں (۱۸۱) میل پرواز کر چکا ہے۔ میجر سیگریو نے موٹر کار میں دو سو تین میل فی گھنٹہ کے حساب سے مسافت طے کی۔ اور (۱۲۱) میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلایا۔

— ریلوے انجن ۱۰۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار تک پہنچ چکا ہے ڈربی کی گھوڑ دوڑ میں اس سال جو گھوڑا سب سے اول رہا اس کی رفتار ۳۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ ایک شکاری کتا ۵۲ ½ میل فی گھنٹہ۔ آدمی کی دوڑ خشکی پر ۲۱ ½ میل فی گھنٹہ اور پانی میں چار میل فی گھنٹہ تھی۔

ایک ہزار میل کے فاصلے کی چیزیں دیکھئے۔

امریکہ میں ایک سرچ لائٹ تیار ہوئی ہے۔ جس میں سوا ارب سے لے کر ڈیڑھ ارب موم بتی تک کی طاقت ہے۔ مطلع صاف ہو تو یہ روشنی رات کے اوقات میں تین سو میل کے فاصلہ پر نظر آئے گی۔ اگر اس روشنی کا رخ آسمان کی طرف کردیا جائے۔ تو سات سو میل تک کے فاصلہ تک کی چیزیں دکھائی دینے لگیں گی۔

جیکی کوگن

مشہور فلم ایکٹر جیکی کوگن نہایت مفلس والدین کا لڑکا تھا چھ سال کی عمر میں اس نے فلموں میں کام شروع کیا۔ اب اس کی عمر ۱۳ سال کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی کمائی سے جو جائداد خریدی گئی ہے۔ اس کی قیمت کم و بیش تیس لاکھ پاؤنڈ ہے۔ اگر اسی رفتار سے اس کی جائداد ترقی کرتی رہی تو ۲۱ سال کی عمر میں وہ کروڑپتی بن جائیگا

KHILAFAT LIBRARY

جدید دریافت۔ مسٹر ایف بنیار دا اور مسٹر جارج نے اسکریسے لنڈن کے ایک کلب میں بیان کیا کہ کویل انڈے دے کر نگل جاتی ہے اور دوسرے پرندوں کے گھونسلوں میں جا گرا دیتی ہے۔ اول الذکر نے کوئل کے عادات و خصائص کا چالیس سال تجربہ کرنے کے بعد یہ بات دریافت کی۔ اور ایک ٹٹی کی آڑ سے بچشم خود ایک کوئل کو آٹھ سیکنڈ حلق سے انڈا اگلتے دیکھا مسٹر جارج نے اس کی تصدیق کی۔

آنکھوں کی ورزش۔ ایک ماہر جسمانیات لکھتا ہے لوگوں کو معلوم نہیں کہ جسم کی طرح آنکھوں کو بھی ورزش کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ورزش باقاعدہ جاری رہے تو آنکھوں کی بہت سی تکلیفات سے نجات ملجائے۔ ماہر مذکور نے بعض ورزشیں بتائی ہیں کہ چشم شو (آنکھ کا ٹب) لیکر انہیں آنکھیں دہونے کی کوئی چیز ڈال لینی چاہیئے۔ بہترین چیز پانی میں حل کیا ہوا۔ بورک ایسڈ ہے جو آنکھوں میں تازگی پیدا کرتا ہے۔ اور بصارت کو تقویت دیتا ہے۔

کیا آپ کا گھران کتابوں سے خالی ہے؟

ماں بچہ کی نگہداشت گھر گھر بچوں کی بیوقت موت اور زچاؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ یہ کتاب ان غموں کو دور کرنے میں سچ مچ تعویذ کا کام دیتی ہے۔ آپ ضرور منگائیں۔ دوسرا ایڈیشن قیمت چھ آنے (۶)

رفیق زمیندار۔ بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر ہے گاؤں میں رہنے والوں کے لئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے روپیہ پیسہ جوڑنے مویشی پالنے اور ان کی بیماریوں کو دور کرنے بچوں کو پڑھنے پڑھانے وغیرہ کے طریقے لکھے گئے ہیں شہر والوں کے لئے بھی یہ مضامین کارآمد ہیں حکومت عالیہ پنجاب نے اس کی ڈیڑھ ہزار جلدیں دیہاتی کتب خانوں کیلئے خریدی ہیں۔ قیمت ۸

روح القرآن۔ اسلامی انجمنوں واعظوں مبلغوں مضمون نگاروں کے کام کی چیز ہے ۔۔ سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ قرآن پاک کے مضامین کی ترتیب وار ایسی فہرست تیار کی گئی ہے جو آپ کو اور کہیں نہیں ملے گی۔ کوئی مضمون نہیں چھوڑا۔ ذراسی دیر میں آیت مل جاتی ہے سورہ وار الفاظ خلاصہ مضمون فہرست شان نزول اور سورتوں کے خواص درج کئے گئے ہیں غرضیکہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ۱۲؍ کتابوں کا محصول بذمہ خریدار یہ کتب مولوی محمد مظفر صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی کی تصنیف ہیں پتہ:۔ مولوی محمد قیم ببلشر سلسلہ سر یہ اطفال گڑگانوہ پنجاب

ہندوستان میں نئی ایجاد

میری کمپنی کے منیجر صاحب نے ایک نئے قسم کی کینوس کی ڈکی شو تیار کی ہے۔ جو چمڑے سے بالکل مبرا ہے جس کا سول ربڑ کا ہے۔ جو مثل ولائتی کٹ شو کے بنائی گئی ہے اور بجائے سول کے چپکانے کے اندر سے سلائی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پانی یا کیچڑ میں بھیگ جانے سے سول اپنی جگہ نہیں چھوڑتا۔ سلائی اتنی مضبوط ہے کہ چھ مہینے کے اندر اگر جوتی ٹوٹ جائے۔ تو کمپنی دوسری جوتی مفت روانہ کرے گی ہمارے ہندو بھائی پوجا پاٹ کرنے میں سخت دقت ہوتی تھی۔ اب وہ اس جوتی کو پہنکر پوجا پاٹ کر سکتے ہیں اس جوتی میں چمڑا قطعی نہیں ہے خوبصورت اور ہلکی اتنی ہے کہ دیکھکر دل اچھل پڑتا ہے اتنی خوبی ہونے پر قیمت صرف دو روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک کیا بطور ایک جوتی آپ کو روانہ کی جائے۔ فرمائش میں پیر کا ناپ ضرور ہونا چاہیئے۔ یا پہننے کی جوتی نمبر دیں۔ ایک درجن کے خریدار کو خاص رعایت

ملنے کا پتہ۔ انچتو اینڈ کمپنی سنٹرٹی روڈ دہلی

ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بے نظیر کتابیں

آریہ مذہب کی حقیقت اس کتاب میں آریہ مذہب کی حقیقت کو اظہر من الشمس کیا گیا ہے زمیندار مسلم آوٹ لک کی یہ رائے ہے۔ کہ آج تک جسقدر کتابیں آریہ مذہب پر لکھی گئی ہیں۔ ان سب پر یہ فوقیت لے گئی ہے۔ آریوں میں تبلیغ اور شدھی کو روکنے کے لئے یہ ایک ہی کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

ہندو دھرم کی حقیقت ساتنی ہندو جن کی تعداد کروڑوں ہے۔ اور جن میں تبلیغ بھی نسبتاً آسان ہے۔ اس وسیع قوم میں آج تک تبلیغ کے لئے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے۔ ہندوؤں کی تمام کتب کا عرق ہے ایکدفعہ قیمت ۔۔۔ کر تیرانہ

ست اوپدیش سکھ مذہب میں تبلیغ کے لئے بے نظیر کتاب ہے۔ جس نے اس کو پڑھا وہ عش عش کر رہا تھا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے یہ کتاب بہت ہی پسند آئی"۔ اب صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت صرف ایکروپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب پروفیسر رام دیو گورنر گورو کل کانگڑی کے اسلام کے برخلاف اس مشہور لیکچر کا مدلل اور مسکت جواب ہے جو انہوں نے ۱۹۲۱ء میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا تھا۔ اور تو اور خود پروفیسر موصوف نے بھی ۲۰ فروری ۱۹۲۱ء کے پرکاش میں اس جواب کی بہت تعریف کی ہے قیمت ۸؍

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر مسلمانوں اور سکھوں میں نااتفاقی پیدا کرنے کے لئے بعض عیار لوگوں نے سکھوں کے برخلاف مسلمانوں کے فرضی مظالم کے جس قدر قصے گھڑے ہیں۔ وہ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب اس زہریلے اثر کا بہترین تریاق ہے۔ اس سے بہتر اس کی قبولیت کیا ہو سکتی ہے کہ سکھوں کے مشہور اخبار لائل گزٹ نے اس مضمون کو اپنے اخبار میں درج کیا۔ قیمت چار آنہ

سکھ اور مسلمان یہ ایڈیٹر نور کا وہ معرکۃ الآرا لیکچر ہے۔ جو ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو مرکزی سالانہ جلسہ قادیان میں دس ہزار کی حاضری میں دیا گیا۔ اور اسقدر مقبول ہوا کہ لوگوں کے اصرار و اشتیاق پر طبع کرایا گیا۔ قیمت ۶؍ محصولڈاک علاوہ

سورہ اخلاص کی تفسیر یہ تفسیر جناب شہزادہ عبدالمجید خانصاحب مبلغ ایران کی قلم گوہر رقم کا نتیجہ ہے۔ صوفیانہ لطائف کی وہ بارش ہے کہ ایکدفعہ تو مردہ ارواح وجد میں آکر رقص کرنے لگتی ہیں۔ ہدیہ صرف ۲؍ محصولڈاک علاوہ

قضیہ گائے گائے کا سوال ہندو مسلم کے لئے جسقدر بھی موجب الجھن ہے اس کی گرہ کشائی کرتے کرتے بہت سے بڑے بڑے لیڈروں کے ناخن کند ہو گئے۔ اس ٹریکٹ میں ویدوں اور شاستروں کے حوالہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں گائے کا سوال کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا تھا۔ قیمت ۲؍

برکات اسلام۔ بے نظیر کتاب ہے۔ خود ہندوؤں وغیرہ کی شہادت سے یہ بات ثابت کی گئی ہے۔ کہ اسلام کا وجود دنیا کے لئے رحمت و برکت ہے۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب